رجسٹرڈ نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کر فزگا دُور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفت روزہ اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

نور

ایڈیٹر و پراپرائیٹر میر قاسم علی

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۸ء | نمبر ۴۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نادر تحفہ

مسیح موعودؑ کا پیغام اپنی تمام جماعت کے نام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے قریباً پنتیس چھتیس سال کے پیشتر ایک تبلیغی اشتہار شائع فرمایا تھا۔ جس کا نام "اشتہار بغرض تبلیغ و انذار" ہے۔ اس اشتہار میں حضور علیہ السلام نے اُن بدعات و رسومات خلاف اسلام سے تمام زن و مرد کو ڈرایا تھا جو کہ عام طور پر شادی بیاہ و موت فوت کے موقع پر مسلمانوں میں رائج ہیں اور اب تک ہیں حضور ممدوح نے اس اشتہار کی پیشانی پر یہ ہدایت تحریر فرمائی ہے۔ کہ:-

"جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر یہ فرض ہے۔ کہ گھر میں جاکر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سُنا دے۔ اور ذہن نشین کر دے اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے۔"

چونکہ حضرت جری اللہ علیہ السلام کا یہ ارشاد تھا کہ اس اشتہار کو گھر گھر پہنچا دیا جاوے اور تمام گھروں میں اس تبلیغ کو سنا دہن نشین کرا دیا جائے۔ اس خاکسار نے جب مجموعہ اشتہارات میں اس اشتہار کو شائع کیا اور اسکی پیشانی پر حضرت اقدس علیہ السلام کی یہ ہدایت پڑھی تو مناسب سمجھا کہ اسکی اشاعت اگر تمام مسلمانوں میں نہیں تو کم سے مسلمانوں یعنی جماعت احمدیہ میں تو ضرور یہ تبلیغ گھر گھر پہنچ جائے بنا بریں ہم نے اسکو علیحدہ خوبصورت چھپی ہوئی عمدہ رنگدار کاغذ پر طبع کرایا تاکہ تمام احمدی خواندہ ناخواندہ زن و مرد کو اپنے آقا اور مرشد مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تبلیغ جس کو وہ تو لیل اور مرد دنیں کثرت سے پہنچانا چاہتے تھے پہنچ جائے اور اس کے ساتھ ہی حضور علیہ السلام کا وہ اشتہار جسکو آج بیس سال ہوئے ہیں اپنی جماعت کے لڑکے لڑکیوں کی شادیوں کے متعلق تجویز فرما کر شائع فرمایا تھا شامل کر دیا جس کا نام "اپنی جماعت کیلئے ضروری اشتہار" ہے۔ بفضل خدا کے فضل سے ہم نے تبلیغ کو ایک جا جمع کر کے اپنے احمدی احباب کے لئے ایک تحفہ تیار کر دیا ہے اب ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ تمام احمدی گھروں میں پہنچا دیں اس خوبصورت خوشنما ٹریکٹ کا نام ہم نے "مسیح موعودؑ کا پیغام اپنی تمام جماعت کے نام" رکھا ہے قیمت نہایت قلیل جو لاگت کے قریب ہے صرف ۲ فی نسخہ رکھی ہے اور دس کاپی کے خریدار کیلئے صرف ایک پیسہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ حضرت اقدس کی وسعت احمدی احباب کثرت سے مفت منگا کر اپنے غریب احمدی بھائیوں کو مفت تقسیم کر کے ثواب عظیم حاصل کریں جو صاحب ایک نسخہ منگانا چاہیں وہ صرف ۲ دو پیسہ کے ٹکٹ بھیج دیں اور اس سے زائد کی وی پی ارسال ہوگی صرف چار سو نسخہ چھپا گئے۔ جلد طلب

رجسٹرڈ اخبار قادیان نمبر ۹۶۶ ... ایڈیٹر و پراپرائیٹر میر قاسم علی ... مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ پکڑ رکھے اور خوب چوٹیں لگوائیں کچھ بعد خصومت دوست نے اسے کہا کہ یہ تو نے کیا کیا کہ میرے ہی ہاتھ پکڑ رکھے چاہیئے تھا کہ مل کر اس دشمن کو مارتے اس نے کہا تو نے نہیں سنا ؟

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست

اس نے بھی ظاہر لفظ پکڑ کر دوست کو مروایا قرآن میں ایسی نظیریں بہت ملتی ہیں (یعنی قرآن میں بعض جگہ ایسی ہیں کہ اگر وہاں لفظی معنے مراد لیے جاویں تو گناہ بلکہ کفر لازم آتا ہے)

الفقیہ کا ہر مخرج کے پڑھ لینے کے بعد ہم اہل اسلام کی توجہ اس طرف بھی منعطف کرانا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے پیروں کی طرف کیا خلاف عادۃ امور منسوب کرتے ہیں جن کی نسبت ان کو قطعاً کوئی طاقت نہیں۔ مثلاً شاہ جماعت علی صاحب کے مردہ زندہ کرنے کے بارے میں کیا عذر پیش کیا ہے۔

جواب شاہ صاحب کا بظاہر زندہ نہ کرنا ان کی عدم طاقت پر دال نہیں کہ وہ زندہ نہیں کر سکتے دیکھئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا فرماتا ہے واللہ یعصمک من الناس یعنی اے محمد اللہ تجھے بچائیگا لوگوں سے۔ دیکھو پھر بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ کیا اس میں خدا کا نہ بچانا خدا کی عدم قدرت پر دال ہے ہرگز نہیں۔ وقس علیٰ ھذا ؛

وہ اللہ خدا کی مرضی پر کام کرتے ہیں۔ خلاف نہیں کرتے۔ خدا کی مرضی پر جو کام ہوگا وہ آسان ہوگا۔ اب ایک حکایت لکھ کر ختم کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایک شخص پیران پیر کا مرید دو بچوں کی مسجد میں اپنے روزمرہ کا وظیفہ "یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ" پڑھ رہا تھا۔ وہابی مولوی آیا۔ اس نے کہا یہ کیا کر رہا ہے ؟ چھوڑ یہ شرک ہے۔ اس نے نہ چھوڑا آخر مولوی نے خفا ہو کر کہا۔ کہ پیر کیا کر سکتا ہے۔ مرید کہنے لگا کہ پیر سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہابی مولوی نے ایک کنکر اٹھا کر اس کی ایک ٹانگ توڑ کر مرید کو کہا کہ کہو اپنے پیر کو یہ لگا دے۔ اس نے وہی کنکر اسکوڑا پھوڑ کر سر جدا کر کے وہابی کو کہا کہ سر لگا دیوے اس میں تو طاقت مانتے ہو۔ وہ شرمندہ ہو کر کہنے لگا جب خدا کی مرضی ہوگی لگا دیگا مرید نے کہا ایسا ہی جب میرے پیر کی مرضی ہوگی۔ وہ لگا دیگا۔ اس حکایت کے بیان کرنے سے میرا مقصود یہ ہے کہ قدرت والا بھی اگر کوئی کام نہ کرے تو اس پر الزام نہیں آ سکتا۔ فقط۔ والسلام علیٰ متبع الہدیٰ ؛

(منقول از الفقیہ)

سلسلہ کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العلیل ہیں اور مع خاندان رسالت کے بمعہ ہمشیرہ (مراد حضرت ام طاہر) ہیں

موسمی بخار کہیں یا جگی تپ آجکل اس کثرت سے ہے کہ گھر گھر اور مرد لڑکے لڑکیاں بخار میں مبتلا ہیں قریب قریب کے دیہات میں بھی اس قدر کثرت بیماروں کی ہے کہ کوئی دوا دینے والا اور نہ پانی پلانے والا۔ اس حالت کو دیکھ کر حضرت امیر المومنین نے اپنی تمام جماعت قادیان اور یہاں کے اطباء کو حکم دیا ہے کہ وہ دور دہ دیہات کا ہمارے گھوڑوں پر سوار ہو کر کریں اور تمام خلق اللہ کا بلا لحاظ مذہب وملت علاج کریں۔ مفت دوائی دیں۔ اس پر عمل شروع ہو گیا ہے جس سے عام لوگوں کو بہت مدد پہنچی اور آرام بھی نصیب ہوا۔ بوجہ بیماری قادیان کے پریس بھی مشکلات میں ہیں۔ اخبارات کے چھپوانے میں بڑی دقت ہو رہی ہے۔ آدمی نہیں ملتے۔ سب بیمار ہیں اللہ رحم کرے۔ احباب دعا کریں ؛

آج کل سکول کے بورڈنگ میں قریب ۱۰ کے لڑکے بیمار ہیں اور سکول بھی بوجہ عام طلباء کی بیماری کے بند ہے۔ ۱۰ اکتوبر

تبلیغ رسالت

(جلد دوم)

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجموعہ اشتہارات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جلد دوم چھپ کر تیار ہو گئی ہے جلد دوم کے چھپنے میں اس قدر دیر اس وجہ سے ہوئی کہ فاروق پریس میں جو پریس مین لگایا گیا تھا وہ کام نہ کر سکا مجبوراً اس کو علیحدہ کرنا پڑا۔ اور دوسرے پریس مین کی تلاش رہی۔ اب خدا کے فضل سے پریس مین مل گیا ہے۔ اور پریس کا کام جاری ہو گیا ہے۔ آئندہ انشاء اللہ جلد سوم جلد شائع ہو گی۔ جلسہ تک امید ہے کہ تیسری جلد تیار ہو جائے۔ جلد دوم بھی حسب وعدہ ۱۶۰ صفحہ کی ہے جس میں ۱۲۱ سے لیکر ۱۶۸ صفحہ تک ۴۸ صفحات تو تقیہ جلد اول کے ہیں۔ اور ۱۱۲ صفحہ جلد دوم کے ہیں۔ جن جن دوستوں کے پاس جلد اول پہنچ چکی ہے۔ ان کے نام جلد ثانی بذریعہ وی پی قیمت عیدہ ارسال ہو گی۔ اور جن کی کل قیمت وصول ہو چکی ہے۔ ان کو صرف ۲ رکا وی پی پہنچیگا۔ اس جلد کے اول کے ۴۱ صفحہ سے ۱۶۸ صفحہ تک اوراق ہیں ان کی پیشانی پر جلد اول لکھا ہوا ہے۔ وہ سب پہلی جلد کے ساتھ شامل کر کے جلد اول کو مکمل کر لیں۔ ورنہ بغیر ان اوراق کے وہ جلد ناقص رہیگی۔ اگر کسی صاحب کو چونکہ جلد اول خرید چکے ہیں۔ جلد ثانی کا لینا منظور نہ ہو تو واپسی دفتر فاروق میں کارڈ لکھدیں۔ تاکہ ان کے نام دوسری جلد وی پی نہ کی جائے۔ ورنہ ہر ایسے دوست کے نام جو جلد اول لے چکے ہیں یہ جلد دوم بذریعہ وی پی ارسال ہو گی اور بغیر اس کے جلد اول ناقص رہیگی قیمت ہر دو جلد عیدہ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ جنہوں نے ابتک نہیں خریدی وہ اس خزانہ کو ضرور خریدیں مدتہ پر ہاتھ نہ آئیگا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طیب زندگی کا عظیم الشان کارنامہ ہے جس کی نظیر ابتک دنیا میں نہیں ہے ؛

(اب چھپی ہیں ۳۰ اکتوبر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان - ۳۱ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء

تبدیلِ حکومت کے بدنتائج

یہ بات اہل علم میں مسلم ہے۔ کہ تاریخ اپنے واقعات کو دہراتی رہتی ہے۔ لیکن اس بات کو پڑھے لکھے لوگوں کے ماسوا اَن پڑھ لوگ بھی جانتے ہیں۔ کہ وہ واقعات جن کو انہوں نے بطور قصہ کہانی اپنی بڑی بوڑھیوں سے سنا تھا۔ ویسے ہی نظارے اکثر ان کی آنکھیں دیکھتی ہیں۔ سلطنتوں کا مد و جزر۔ عروج و زوال قیام و تنزل بھی ایسے ہی واقعات میں سے ہے۔ جس کے ایک دو نہیں۔ بے شمار قصہ پڑھے لکھے لوگوں کی زبانوں پر ہی نہیں۔ اَن پڑھ اور جاہل لوگوں کے دل و دماغ پر بھی منقوش ہیں ؎

جب ایک ایسا شخص جس کا دل امنگوں سے معمور ہوتا ہے۔ بازو میں قوت اور ہاتھ میں تلوار۔ اور جان نثار افواج کا دریائے مواج اسکے چپہ و راست اور گرد و پیش موجیں مارتا ہوا آگے بڑھتا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ اس غرض سے جاتا ہے کہ اس زمین پر حکومت کرے۔ تو اس نقل و حرکت میں اس کی راہ میں حائل ہونے والے قصبوں و شہروں کا تو جو حشر ہوتا ہے وہ تو ہوتا ہی ہے اس بدنصیب ملک کی زمینی بخت کا حشر نہ پوچھئے جو اس نشۂ فتح کے متوالے اور ملک گیری کے بھوکے پیاسے انسان کے ہاتھوں ہوتا ہے۔ ایسے خونی واقعات سے تاریخ عام کے صفحات لالہ گوں ہو رہے ہیں مگر میں مسلمانوں کی تذکیر کے لئے مسلمانوں پر گذرے ہوئے چند واقعات پیش کرتا ہوں ؎

بغداد جس کی عظمت و شوکت کے ترانے مسلمانوں کے کانوں میں اب تک گونج رہے ہیں۔ اس کی بنا سب سے اگرچہ سفاح کے ہاتھوں ہوئی تھی۔ مگر اس سلطنت کے چاند سورج یا اس کی دوامی شہرت کے موجب ہارون و مامون دو مامون دونوں باپ بیٹے تھے۔ دنیا بھر کے علوم اور علماء کا ملجا و ماوٰی انہیں باپ بیٹوں کا دامن فیض تھا۔ اور یہ باپ بیٹے تھے جن کا نام سُن سُن کر اہل کمال دستوار گذار راہوں کو طے کر کے بغداد میں برداشت کرتے۔ مصیبتیں جھیلتے اور منزلیں مارتے گرتے پڑتے دنیا کے تاریک گوشوں تک سے ریگستان عراق میں پہنچ گئے تھے۔ انہی علماء کی کوششوں سے ریگستان عراق میں علوم کے دریا اور فنون کے سمندر جاری ہو گئے تھے۔ جو کچھ ان بزرگوں نے جمع کیا اور جو چھوڑ چھاڑ اور پھل پیدا کر گئے وہ سب ہارون و مامون کے جانشینوں کے قبضہ میں سلطنت کی باگ آنے کے ساتھ ہی آ گئے کچھ دنوں تک بڑی بھلی طرح اس سلطنت نے اپنی آن بان کو قائم رکھا۔ لیکن بعد میں آنے والے جانشینان بنی عباس میں افسوس ہے۔ کہ وہ چیز گم ہو گئی جو ان کو دوسرے انسانوں سے بلند کرتی تھی۔ اس مضبوط سلطنت کی جڑیں کھوکھلی ہو گئیں اور وہ وقت آیا کہ عباسی سلطنت پر ہمسایہ سلطنتوں کی نظریں پڑنے لگیں اور وحشیوں اور درندہ صفت انسانوں نے چاہا کہ اس سلطنت کو تہ و بالا کر ڈالیں۔ سلطنت کمزور تو ہو ہی چکی تھی ہلاکو خاں اپنے نیم وحشی لشکر کے ساتھ طوفان کی طرح اس سلطنت کو پامال کرنے کے لئے بڑھا۔ میرا دل کانپتا ہے اس نتیجہ کے اظہار سے جو ہلاکو اور اس کی افواج کے ہاتھوں مسلمانوں کی پایۂ ناز سلطنت اور ان کی پیش گاہ کا آج سے کچھ سو برس قبل ہوا۔ مختصر یہ ہے کہ (بقول مختلف روایت) مسلمانوں کے اٹھارہ لاکھ نفوس تیغ ہلاکو کا شکار ہوئے۔ دجلہ کا پانی خون ہو گیا۔ وہ ذخیرہ علوم و فنون جو اسلاف نے کن محنتوں اور جان کاہیوں سے مہیا کیا تھا۔ حامیوں کے لئے ایندھن کے طور پر صرف ہوا۔ اور مہینوں اس سے بغداد کے حمام گرم ہوئے۔ اور بنی عباس کی وہ عفت مآب خاتونیں جن پر چشم آفتاب بھی مشکل سے پڑا کرتی تھی۔ وحشیوں کے قبضۂ تصرف میں آئیں اور زبردستی ان کی عصمت ریزیاں کی گئیں تاکہ پھر نہ کوئی اٹھ کھڑا ہو جو دعوے کر سکے کہ ہم میں خالص عباسی خون ہے۔ اور اس بنا پر بغدادی سلطنت کا حقدار ہونے کا علم بلند کرے۔ مستعصم باللہ جو اس خاندان کا آخری (بدنصیب) چشم و چراغ تھا۔ آہ! کچھ نہ پوچھئے۔ کہ اس نے کس طرح اپنی زندگی ختم کی اس کا کفن کپڑے میں لپٹا جا کر کوٹا گیا۔ یہ گویا اس کا احترام تھا۔ آہ! وہ سلطنت جس کے نام سے بڑی بڑی حکومتیں لرزہ براندام ہو جایا کرتی تھیں آپ نے دیکھا کہ اس کا کیا حشر ہوا اس کے دارالسلطنت کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ باسند بھیڑ بکری کی طرح ذبح کر ڈالے گئے۔ مال و دولت کا یہاں کیا مذکور بہو بیٹیاں بے آبرو کر ڈالی گئیں ؎

اسی طرح جب اموی خاندان پر زوال آگیا۔ اور بنو امیہ تخت حکومت سے اتر کر مذلت میں گر گئے۔ تو اہی تاجداروں کی ذریت میں سے ایک لڑکا عبدالرحمن نام ہسپانیہ میں پہنچ گیا یہ ملک امویوں کے قلمرو میں تھا۔ وہاں پہنچنے میں اسے دقتیں تو بہت آئیں لیکن جب وہاں پہنچا تو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ اس بلند حوصلہ اور ہمایوں فرزند کے نے اس شان کی سلطنت کی کہ بڑے بڑے تاجداروں کو محو حیرت بنا ڈالا۔ یہ مر گیا تو حکومت اس کی اولاد میں رہی کم و بیش چھ سو سال تک یہ لوگ وہاں حکمران رہے۔ گر مشرق میں عباسیوں کی سرپرستی علوم و فنون کو حاصل تھی۔ تو مغرب میں علوم و فنون کی ولایت امویوں نے اپنے ذمہ لی ہوئی تھی۔ وہاں علم کے چرچے کیسے تھے۔ صرف ان واقعات سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہاں امارت کا لازمہ صرف خیمہ و خرگاہ کو نہیں سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ جس کے پاس ایک کتب خانہ نہ ہو امارت میں شک کیا جاتا ---- ہر امیر کی یہ کوشش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی تھی - کہ میرے کتب خانہ میں ایسی ایسی نادر کتابیں ہوں جن سے دنیا خالی ہو - آپ ان عالیشان عمارتوں کو جانے دیں - جنہیں اموی تاجداروں نے ہسپانیہ کی سرزمین پر تعمیر کیا - اور جن کے کھنڈرات اب بھی دیکھنے والوں کو دریائے حیرت میں غرق کر دیتے ہیں آپ ان علوم و فنون کی درس گاہوں کو تصور میں لائیے جن کی علمی فیض رسانیوں کا ادنیٰ کرشمہ یورپ کی موجودہ علمی ترقیاں ہیں - لیکن جس وقت اس بھرے پڑے گلستان پر خزاں کی باد سموم چلی - طرفۃ العین میں اس علم کے گلستان میں خاک اڑتی نظر آنے لگی - اور نہایت بری طرح مسلمان وہاں سے نکال باہر کئے گئے - تاریخ کا مطالعہ کرنے والے ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہوگا - کہ اس وقت مسلمانوں کی کیا حالت تھی - مسلمان اس کوشش میں تھے کہ اپنی جان و مال سے زیادہ عزیز کتابوں کے ذخیرہ کسی طرح اپنے ساتھ ہی لے جائیں - لیکن تمام کتابیں تو اٹھائی نہیں جا سکتی تھیں - اس لئے وہ انتخاب کرنا چاہتے تھے - اُف ! اس حالت کو تصور میں لاؤ کہ وہ ایک کو رکھتے تھے اور دوسری کو اٹھاتے تھے - مگر فیصلہ نہیں کر سکتے تھے - کہ کس پر ترجیح دیں کیونکہ ایک سے ایک بڑھ کر خوبی میں تھی فاتحوں سے مسلمانوں نے درخواست کی کہ ہمیں کچھ کتابیں اپنے ساتھ لے جانے دو - انہوں نے (بظاہر مہربان ہو کر) اجازت دی - مسلمانوں نے جہاز بھر لئے - جب مسلمان روانہ ہونے لگے تو فاتحوں نے کتابوں سے بھرے ہوئے جہازوں کو سمندر میں غرق کر دیا ؛

غور کرو - سلطنت چھن گئی - مسلمان مکانات کو محلات کو - قصور کو حسرت سے دیکھ رہے تھے - اور کچھ نہیں کر سکتے تھے وہ علوم کے وارث تھے - علوم کے ماہر تھے - علوم کو ان پر ناز تھا - لیکن مسلمانوں کی اس بدقسمتی میں علوم شامل تھے مسلمان چاہتے تھے - کہ اگر سب کچھ جاتا ہے تو چلا جائے - لیکن ہمارے اجداد کی کمائی جو کتابوں کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے یہ تو ہمارے ہاتھوں سے نہ جانے پائے - اس کے لئے انہوں نے کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے - حسرت سے اس ذخیرہ کو جلتا - لٹتا - غرق ہوتا دیکھتے اور خون کے آنسو بہاتے اس زمین کو چھوڑ گئے - جس پر وہ صدیوں حاکم رہے تھے - یہ پرانی کہانیاں ہیں مگر جنگ موجودہ نے ان تمام واقعات کو زندہ کر کے آپ کے سامنے لا کھڑا کیا ہے - روس کی سلطنت کی وسعت سے زار کی سطوت و جلالیت کو سامنے لاؤ - لیکن جب حکومت تبدیل ہونے لگی - تو وہ رقبہ کے لحاظ سے دنیا کی سب سے بڑی حکومت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی - اور وہ زار کہ جس کے ایک ذرا سے اشارے سے لاکھوں انسانوں کی زندگی کے چراغ گل ہو جایا کرتے تھے - تخت سے اٹھا کر معمولی آدمیوں کی طرح رکھا گیا - بلکہ معمولی آدمی تو آزاد اور اپنی مرضی کے مالک ہوتے ہیں - اس کو یہ حالت بھی میسر نہ تھی ہر وقت پہرہ داروں کی سنگینوں میں گھرا رہتا تھا - آہ ! انقلاب کی سخت گرفت کو دیکھو کہ وہ زار جس کی گردن ایک لمحہ کیلئے کبھی بھی خم نہ ہوتی تھی - اب اس پر کوئی وقت نہیں آتا تھا کہ اپنی گردن کو ذرا اٹھائے - آخر وقت آتا ہے کہ قابو یافتہ گروہ نے اس کو نشانہ بندوق بنا کر اس کی زندگی کے مایوس لمحوں کو ختم کر ڈالا ابھی اس کے ماتم گساروں کے آنسو نہیں تھمے - کہ اس کے بیٹے کو بھی بندوق کی گولیوں سے چھلنی چھلنی کر دیا زار کے عزل اور باپ بیٹوں کی موت سے اگر یہ نتیجہ ہوتا کہ ملک کوئی فلاح پا جاتا - امن حاصل کر لیتا تب بھی ایک حد تک یہ ماتم ہلکا ہو سکتا تھا لیکن ملک روس سے امن و امان اسی طرح الگ ہو گیا - جس طرح زار اپنی سلطنت سے اور بعد میں اپنی زندگی سے ؛

کیا ان تمام واقعات سے معلوم نہیں ہوتا - کہ سلطنتوں کا تبدیل ہونا کبھی اچھے نتائج پیدا نہیں کیا کرتا - ہمیشہ ایسا ہوتا ہے - کہ جب پہلی سلطنت تبدیل ہوتی ہے - خواہ وہ کیسی ہے خراب کیوں نہ ہو - اہل ملک کو طرح طرح کے آفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے - اگر کوئی ملک تبدیل حکومت سے قبل صاحب قوت و شوکت سمجھا جاتا تھا - وہ قوت و شوکت خاک میں مل جاتی ہے - اگر اس ملک میں مال و دولت کی فراوانی ہوتی ہے تو سقوط حکومت کے بعد مال و دولت کے انبار خاک و خاکستر کے ڈھیر سے تبدیل ہو جاتے ہیں - اگر کسی ملک میں علوم فنون کی گرم بازاریاں ہوتی ہیں - تو جہالت و بے ہنری کے دور دورے ہو جاتے ہیں - امن و امان خواب و خیال ہو جاتا ہے اور ہنوز نہبودی بیمار دماغی کے تخیلات کی شکل محال پکڑ لیتے ہیں - قرآن پاک میں تبدیل حکومت کے عام بدنتائج کی طرف اس پر حکمت جملہ میں نہایت بلیغ اشارہ کیا گیا ہے - ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا و جعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ (۳۷ - ۳۶) - جب بادشاہ کسی شہر میں فاتحانہ داخل ہوتے ہیں - وہاں بہت فساد پھیلاتے ہیں اور وہاں کے معززین ذلیل کر دئے جاتے ہیں ؛

یہ بالکل سچ اور نہایت درست بات ہے کہ تبدیلی سلطنت کے وقت عزت والوں کی عزت خاک میں مل جاتی ہے - پس جب یہ حالت ہے تو ہر ایسے وقت میں جب کہ کسی دوسری حکومت سے جنگ ہوتی ہو - اہل ملک کا یہ قدرتی فرض ہے کہ وہ جان مال ملک کی حفاظت میں لگا دیں - اگر وہ ایسا کریں گے تو خدا ان کو تمام آئندہ ذلتوں سے بچا لیگا - ورنہ تاریخ نے تبدیل حکومت کے جو بدنتائج بنائے ہیں ان سے محفوظ رہنا یقیناً مشکوک ہے - انہی حالات سے آجکل ہندوستان گذر رہا ہے - کیا اہل ملک اپنی ممکن طاقتیں صرف کرنے سے پرہیز کرینگے - ہرگز نہیں ؟ کیا وہ لوگ گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ رہنے میں اپنی تمام بہبودی، بہبتری نہیں دیکھتے ؟ دیکھتے ہیں - پھر یہ وقت ہے کہ اپنی عادل گورنمنٹ رحیم سلطنت برطانیہ کا ساتھ ہر فرد جان سے مال سے زر سے زور سے دیکر اس حرمنائیر ؛

مہر محمد خان شہاب
مالیر کوٹلوی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مامورانِ الٰہی کی شناخت کے دو اہم معیار

(۱) اپنے مقصد میں کامیاب ہو اور ایک جماعت قائم کرے جو اس کی غیر موجودگی میں اس کی قائم مقامی کا کام دے یستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ۔

(۲) اس کی قطع وتین نہ ہو یعنی ابلاغ رسالت سے پہلے نہ وہ فوت ہو۔ اور نہ مارا جائے۔ اور ڈسنے چوٹ کے ساتھ باوجود دشمنوں کی سخت مزاحمت کے اپنی رسالت کو دنیا تک پہنچا دے اور اس قوم کی حیثیت کے مطابق لوگوں کو اپنا ہم خیال بنا لیوے چنانچہ یہ ہر دو معیار ان آیات میں مذکور ہیں۔ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم۔ یعنی خدا ہی غیب کا جاننے والا ہے۔ اور کسی پر سوائے اپنے رسولوں کے اظہار علی الغیب (یعنے انبیاء کے دشمنوں کی تباہی اور ان کی کامیابی انبیاء کے دشمنوں کا تنزل اور ان کی ترقی وغیرہ وغیرہ) نہیں کرتا۔ اور چونکہ ابلاغ رسالت بڑے بڑے مشکلات ہیں اس لئے ضروری ہے کہ اس وقت تک کہ وہ اپنی رسالت کو پہنچا سکیں ان کی حفاظت کے لئے ان کے اردگرد فرشتوں کا پہرہ چوکی ہوتا ہے۔ (۲) ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ فما منکم من احد عنہ حاجزین۔ یعنی خدا تعالےٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے والے (یعنی خدا تعالےٰ کی طرف سے اصلاح خلق کیلئے مامور تو نہیں ہوا۔ لیکن افترائے خدا تعالےٰ کی طرف سے ماموریت کا دعوی کرتا ہے اور اپنے کلام کو خدا تعالےٰ کی وحی قرار دیتا ہے) کو پہلی حالت سے بھی تنزل کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اور اسے اپنے مقصد میں کامیاب ہونے نہیں دیا جاتا۔ وہ اپنی کوئی ایسی جماعت نہیں قائم کر سکتا جو اس کی غیر موجودگی میں اس کی قائم مقامی کا کام دے۔ پھر اگر اس پر بھی باز نہیں آتا۔ تو اسے ہلاک کر دیا جاتا ہے جو بذریعہ موت ہو یا بذریعہ قتل۔ اور یہ ایک ایسا اٹل قانون ہے۔ کہ اگر ساری دنیا بھی مل کر اس کی مدد کرے۔ کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔ تو کبھی ہو نہیں سکتا ۔

(۳) یایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ۔ واللہ یعصمک من الناس ان اللہ لا یھدی القوم الکفرین۔ یعنے اے رسول اپنی رسالت کو دنیا تک پہنچا دے اور دشمنوں کی تہدید وغیرہ سے خائف نہ ہو خدا تعالیٰ ابلاغ رسالت تک تیرا حافظ و نگہبان ہے اور یہ ایک سنت مستمرہ ہے کہ خدا تعالیٰ انبیاء پر ان کے دشمنوں کو مسلط ہونے نہیں دیتا۔ یعنی ہر ایک اٹل قانون ہے کہ ابلاغ رسالت تک انبیاء کو ان کے دشمن قتل نہیں کر سکتے ۔

الغرض جب قرآن شریف نے سنت مستمرہ کے طور پر بیان فرمایا کہ یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن یعنی جب کبھی بھی رسالت کا سلسلہ چلا اندھی دنیا ان کے مقابلہ پر کھڑی ہوئی اور ہر طرح سے انبیاء کو نیچا دکھانے کی کوشش کی۔ تو لازمی طور پر۔ حتی اذا رأوا ما یوعدون فسیعلمون من اضعف ناصرا واقل عددا سے وعید کرتی پڑی۔ یعنی انبیاء کے منکرین روز بروز تنزل کرتے کرتے بلحاظ قوت کے یا باعتبار جتھے کے مغلوب ہو جائینگے اور اعداء الذین کے شور شر پر (فلما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا لارجمنک واھجرنی ملیا) جو انبیاء کے لئے ابلاغ رسالت میں حارج تھی۔ واللہ یعصمک من الناس اور فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا لیعلم ان قد ابلغوا رسلت ربھم کا حکم صادر فرمایا کہ بلغ ما انزل الیک کی تعمیل کے لئے ضروری طور پر ہر رسول کی ابلاغ رسالت سے پہلے پہلے حفاظت ہوتی ہے اور اس کے آگے پیچھے پہرہ چوکی لگا دی جاتی ہے۔ تاکہ ابلاغ رسالت میں کسی قسم کی کسر باقی نہ رہ جائے احد سول بھی رب انی دعوت قومی لیلا و نھارا کہہ کر اپنے فرض منصبی سے سبکدوش ہوں چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ سے بھی یہی ہوا۔ یاتون من کل فج عمیق ویاتین من کل فج عمیق، I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF ISLAM، ویعصمک اللہ ولو لم یعصمک الناس کا وعدہ ہوا اور یا ان الفاظ ینصرہ الملئکۃ ولو تیسر لھم قتلی یقتلونی ..... وانا معی قادر لا یبارح مکانی حفظتہ، ۔

جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربت تلاقی حرص دہوا یہی ہے

اشارہ کرتے ہوئے عالم فانی سے رخصت ہوئے ۔

پس ابلاغ رسالت تک نہ انبیاء مارے جا سکتے ہیں اور نہ ہی فوت ہو سکتے ہیں اور بعد ابلاغ رسالت انبیاء کا مارا جانا اس وعدۂ حفاظت میں تخلف نہیں سمجھا جاتا اور نہ ہی وہ لقطعنا منہ الوتین کے ماتحت کاذب سمجھے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا اور واللہ یعصمک من الناس کی شرائط صرف بلغ ما انزل الیک اور لیعلم ان قد ابلغوا رسلت ربھم تک ہی محدود ہوتی ہے۔ پس جب وہ ان دونوں شرائط و مشروط کی حد کو بھی آپ ان کا قتل کیا جانا یا مرنا اس تقول علی اللہ کے نیچے نہیں سمجھا جائیگا کیونکہ تقول علی اللہ کرنے والا کو اتنی مہولت نہیں دی جاتی بلکہ اس سے پہلے پہلے موت یا قتل کے ذریعہ ہلاک کر دیا جاتا ہے اور یہ ہلاکت ایسے رنگ میں ہوتی ہے کہ بجز خسر الدنیا والاخرۃ کے اور کچھ نہیں ہاتھ آتا۔ قطع وتین کے معنے صرف ہلاکت کے ہیں۔ قتل کیا جانا ضروری نہیں ۔

الغرض مامورین کے لئے ابلاغ رسالت تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دشمنوں کے وار سے محفوظ رہ کر ایک جماعت قائم کر لینا یہ بہت بڑا معیار صداقت ہے اور ابلاغ رسالت سے جماعتوں کا فوت ہونا یا مارا جانا ایک جیسا ہے وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد - چنانچہ اسی سے اللہ تعالیٰ نے ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افائمات او قتل انقلبتم علی اعقابکم سے باوجود وعدہ واللہ یعصمك من الناس لوگوں کو مخاطب فرمایا یعنے محمدؐ بھی تو صرف رسول ہی ہیں اور جب آپؐ سے پہلے سب کے سب رسول بذریعہ موت یا قتل اس جہان سے رحلت فرما چکے ہیں تو پھر کیا جب اسی سنت کے مطابق آپؐ بھی فوت ہو جائیں یا مارے جائیں تو کیا واللہ یعصمك من الناس کی شرط (جو بلغ ما انزل الیك کے ماتحت لیعلم ان قد ابلغوا رسلت ربهم تک ہی مشروط تھی) میں تخلف سمجھا جائیگا؟ نہیں - اور ہرگز نہیں - پس جب کہ رسول کا اصلی کام صرف ابلاغ رسالت ہی ہے جسے آپ پورا کر چکے تو بس کے بعد مارا جانا ایک جیسا ہے تو کیا تم صداقت کو چھوڑ دو گے اور خلت کے فقرہ کو موت یا قتل کی چار دیواری میں بند کر کے یہ بھی بتلا دیا کہ پہلے انبیاء کا خلت بھی صرف وہی پہلو سے ہوا ہے۔ یعنے بعض تو ابلاغ رسالت کے بعد طبعی موت سے فوت ہوئے اور بعض دشمنوں کے ہاتھ سے مارے گئے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ وغیرہ تو فوت ہوئے اور حضرت یحییٰؑ وغیرہ قتل کئے گئے۔ چنانچہ حضرت ہارونؑ کا ان القوم استضعفونی سے قوم کا اپنے ساتھ مقابلہ و مجادلہ بتلا کر فکادوا یقتلونني فرمانا اور حضرت موسیٰؑ کا ولهم علي ذنب فاخاف ان یقتلون کہنا اور خود نبی کریم کے متعلق او قتل کا فقرہ استعمال ہونا اس بات پر شاہد ہے کہ انبیاء علیہ السلام بعد ابلاغ رسالت قتل کئے جا سکتے ہیں اور اپنے دعوئی ماموریت میں کاذب بھی نہیں ہوتے ورنہ حضرت موسےٰؑ و ہارونؑ کا قتل سے ڈرنا اور نبی کریمؐ کے متعلق اَوْ قُتِلَ کا استعمال ہونا کیا معنے رکھتا ہے اور آیۃ فاللہ یسلك من بین یدیه ومن خلفه رصدًا جو سنت مستمرہ کے طور پر بیان ہوتی ہے اس امر کو بھی صاف کر دیا کہ انبیاء علیہم السلام کا ابلاغ رسالت محض خاموشی اور دھوکے کے طور پر نہیں ہوتا بلکہ اسی قوم پر جس قوم میں رب الی دعوت لیلا و نهارًا کے ماتحت ان کی ماموریت ہوتی ہے ایک شور برپا ہو جاتا ہے اور ہر کہ و مہ ان کی مخالفت پر کھڑا ہو جاتا ہے اور مخالفت کا دامن بھی اس قدر وسیع ہوتا ہے کہ لوگ ان کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ خدا کی حفاظت لاحق ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ اسی قوم کی حیثیت کے لحاظ سے انبیاء کو اس قوم میں ایک ایسی نمایاں کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔ کہ جس کے بعد اگر وہ فوت ہو جائیں یا ماریں جائیں تو ان کا کام کرنے والے دنیا میں موجود ہوتے ہیں حتیٰ کہ وہ سرکش و ہٹی قوم بھی اس غریب و مستہزء قوم کے سایہ میں طوعًا یا کرہًا اپنا دامن بچا دیتی ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم یقوم الاشهاد۔ حضرت نبی کریمؐ بھی فرماتے ہیں :- ما کانت نبوۃ قطّ الا تبعتها خلافة۔ اور قرآن شریف نے بھی کما استخلف الذین من قبلهم سے اس مسئلہ کو حل کیا ہے ؛

البتہ بعض انبیاء علیہم السلام سے خصوصیت کے وعدے بھی ہوتے ہیں اور وہ ہرگز ہرگز دشمنوں کے ہاتھ سے مارے نہیں جاتے جیسا کہ حضرت عیسےٰؑ کے ولهم علي ذنب فاخاف ان یقتلون قال کلا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ سے یا عیسیٰ انی متوفیك کا وعدہ ہوا۔ اور چونکہ حضرت نبی کریمؐ کل انبیاء کے مظہر اتم اور افضل الرسل تھے اس لئے کسی نئے وعدہ کی ضرورت نہ تھی اسی میں آپ بھی شامل ہیں ؛

سید محمود عالم

مُردوں کے زندہ کرنے سے کیا مراد ہے

صریح نصوص قرآن کی بنا پر ہمارا مذہب ہے - کہ چونکہ مُردوں کا اس دنیا میں واپس لانا سنت اللہ کے خلاف ہے اس لئے کسی نبی کو یہ معجزہ نہیں دیا جاتا کہ مُردے زندہ کرے اور جہاں قرآن شریف میں احیاء موتی کا ذکر ہے وہاں مُراد روحانی مُردے زندہ کرنا ہے اس بناء پر ہمیں ملحد وغیرہ کہا جاتا ہے لیکن الفقیہ اور تسہیل میں احیاء موتی کی بھی تاویل کی گئی ہے - ملاحظہ ہو جلد ۱ نمبر ۱۰ :-

مولانا ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ (جہاں علی)

صاحب کو یہ طاقت تھی کہ مُردے کو قم فرما دیں تو مردے میں جان آجائے - وہ فوراً قبر سے نکل آئے - اتنی طاقت والے کو ایک آدھ بھائی بند کے مرنے سے کیا صدمہ ہو سکتا ہے -

اوّل تو صرف اس کا اتنا ہی جواب کافی ہے۔ کہ شاہ صاحب خود مدعی اس بات کے نہیں - گو ان میں یہ طاقت ہو اور جو کسی مرید نے یہ کہا بھی ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ مردہ سے مردہ دل مراد ہیں جو شاہ صاحب نے کئی زندہ کر دکھائے ؛

یہ بات ثابت ہے کہ جو خدا کی یاد سے غافل ہیں وہ مُردہ ہیں - جو ذاکر ہیں وہ زندہ - بروایت موسیٰ اشعری آیا ہے - قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل الذی یذکر ربه والذی لا یذکر ربه مثل الحی والمیت (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۸) یعنی جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا اس کی مثال ایسی ہے جیسے مُردہ اور زندہ - ایسے مُردوں کو زندہ کرنا کیا جناب شاہ صاحب کے آگے مشکل ہے ہرگز نہیں امید ہے کہ آپ تسلیم کر لیں گے اور اپنی غلطی کو واپس لینگے ؛

اگر یہی کہتے جاؤ کہ لفظ مُردہ سے وہی مُردہ مُراد ہے - جو مشہور ہے تو آپ کی مثال وہی ہوگی - جو کسی نے بوقت جنگ و جدل اپنے دوست کے

ص بقیہ دیکھو صفحہ ۷ کالم ۱ ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سہارنپوری مولوی صاحب کو تبلیغ

مندرجہ ذیل گرامی نامہ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی احمدی کا خاکسار ایڈیٹر فاروق کے نام صادر ہوا ہے اس کے ساتھ ایک سہارنپوری مولوی صاحب کے نام جو پیر صاحب موصوف نے تبلیغی خط لکھا تھا۔ اس کی نقل ہے

مخدومی مکرمی ایڈیٹر فاروق دام عنایتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے بہت سا مضمون کا حصہ دوم تذکرۃ المہدی لکھ لیا ہے آپ فرما دیں تو آپ کی خدمت میں روانہ کروں۔ صرف بات اتنی ہے کہ جسقدر صاف ہوتا رہیگا ہفتہ وار دوسرے روز تیسرے روز انشاء اللہ تعالیٰ روانہ کرتا رہوں گا۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ رمضان شریف دارالامان میں ہو مگر بوجہ اس کے کہ کچھ ضروریات مانع ہو گئیں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح بھی دامت برکاتہم تشریف نہیں رکھتے تھے یہاں رات دن بحث و مباحثہ میں اور تبلیغ میں گذرتی ہے اب دو ماہ کے قریب عرصہ گذرا کہ مولوی سید ہادی حسن سہارنپوری جو سلسلہ احمدیہ سخت مخالف ہیں اور رات دن ان کا یہی کام ہے۔ اور انہوں نے ایک مدرسہ بھی جاری کر رکھا ہے اور کچھ دور کی اور کچھ نزدیک کی ہماری بھی رشتہ داری ہے ایک رقعہ میرے پاس دستی روانہ کیا تھا میں نے دوسرے تیسرے روز ہی اس کا جواب لکھ کر ڈاک میں بھیجدیا تھا اب تک جواب نہیں آیا۔ مولوی صاحب کچھ ایسے مبہوت اور متشرھال ہوئے ہیں کہ کسی سے ان کی مخالفت کا بھی ذکر سننے میں نہیں آیا میں چاہتا تھا کہ اس مضمون کو آپ اپنے فاروق میں طبع فرما کر ایک پرچہ مولوی صاحب کے پاس سہارنپور ضرور روانہ فرمائیں مولوی صاحب کا پتہ یہ ہے :-

سہارنپور شاہ جی کی سرائے شاہ نور جی کی خانقاہ

بخدمت مولوی سید ہادی حسن صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ

عزیز اللہ محبی مولوی سید ہادی حسن صاحب

آپکا رقعہ دستی خاکسار کے پاس پہنچا جس کے پڑھنے سے مجھے بہت خوشی ہوئی میں کئی بار چاہا کہ آپ سے ملاقات کروں لیکن چند موانعات پیش آمدہ کی باعث ملاقات نہ کر سکا۔ الحمد للہ۔ کہ آپ کی طرف سے ہی تحریک تحریری ہو گئی اور المکتوب نصف الملاقات کا لطف حاصل ہو گیا اللہ تعالیٰ نے چاہا تو پوری ملاقات بھی ہو جائیگی پہلے میں آپ کا رقعہ لکھتا ہوں پھر اس کا جواب لکھونگا۔ اور وہ رقعہ آپ کا یہ ہے :-

جیسے مرزائی جو کہتے ہیں کہ ہم اٹھارہ آیتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کی دکھلاتے ہیں اگر ایک آیۃ قرآن کی ایسی دکھلاویں کہ جس میں موت کے لفظ حضرت عیسیٰ کے بارہ میں آئے ہوں نہ وفات کے تو اول میں مرزائی بن جاؤنگا یا کوئی حدیث ہی ایسی صاف دکھلاویں کہ جس میں موت کے لفظ ہوں :

ہادی حسن سہارنپوری

عزیزمن نہ ہم مرزائی ہیں نہ مرزائی ہیں اور نہ آپ کو اور نہ کسی اور کو مرزائی مرزائی بنانا چاہتے ہیں کیونکہ ہم خدا تعالیٰ جل شانہ کے فضل سے مسلمان فرقہ احمدی ہیں جو مختصر الفاظ میں ہم احمدی کہلاتے ہیں اور احمدی ہی تمام دوسروں کو بنانا چاہتے ہیں ہم جو حضرت اقدس مرزا غلام احمد نبی اللہ و مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتے ہیں تو بسبب ان کے دعوی مسیح موعود ہونے کے مانتے ہیں نہ مرزا ہونے کے سبب سے۔ قوم مغل اور مرزا کہلانے والے تو دنیا میں بہت ہیں چنانچہ آنحضرت سید المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العلمین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قریشی و ہاشمی پر جو ہمارا ایمان ہے وہ ہاشمی و قریشی ہونے کے سبب سے نہیں ہے بلکہ اس عہدہ رسالت پر ایمان ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث و مامور ہوئے تھے ورنہ ہاشمی و قریشی اور بھی بہت سے عرب میں تھے اور منجملہ ان کے ابولہب اور ابوجہل وغیرہ بھی تھے اب آپ آئندہ کو احتیاط فرماویں اور مجھے امید ہے کہ آپ برا نہ منا دیں گے۔ لوگوں کے کہنے پر جاویں کیونکہ لوگ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ بجائے محمد صلے اللہ کے مذمم اور ابن الکبشہ آپ کو آپ کے مذہب حق اسلام کو صابی وغیرہ کہا کرتے تھے اسی واسطے قرآن شریف میں لا تنابزوا بالالقاب وارد ہوا ہے ؛

اس کے بعد اب میں آپ کے اس رقعہ کے اصل مضمون کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ جیسا سلیم الفطرۃ اور حق جو انسان جو کہ آپ کے رقعہ سے ظاہر اور مترشح ہوتا ہے اور میں بھی حسن ظن رکھتا ہوں توجہ سے غور فرماویں گے۔ سنیئے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

هو الذی انزل علیك الكتاب منه ایت محكمت هن ام الكتاب واخر متشبهت فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله وما یعلم تاویله الا الله والراسخون فی العلم یقولون امنا به كل من عند ربنا وما یذكر الا اولوا الالباب ؛

(سورۂ آل عمران پہلا رکوع) اس آیۃ شریف کے مطلب اور مفہوم کو آپ خوب سمجھتے ہونگے۔ اب میں دعا کرتا ہوں کہ :- ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ؛ اس آیۃ شریفہ موصوفہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیتوں کو دو قسم میں بیان کیا ہے۔ ایک قسم محکم اور دوسری متشابہ سو اس تقسیم الٰہی کے بموجب ہمیں لازم ہے کہ آیات محکمات پر آیات متشابہات کو عرض کریں تاکہ تاویل یعنی حقیقت کلام الٰہی کی معلوم ہو جاوے آپ جو فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت موت کا لفظ ہونا چاہیئے نہ کہ وفات کا۔ عرض یہ ہے کہ لفظ موت اگرچہ بمعنی موت بھی آتا ہے لیکن اس کے دوسرے معنے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ جس کی وجہ سے لفظ موت متشابہات میں داخل ہے چونکہ لفظ موت غشی اور قریب الموت اور نامردی اور کمزوری اور نیند یعنی نوم وغیرہ کے بھی معنوں میں آتا ہے اور توفی جو مزید فیہ باب تفعل سے ہے محکم ہے اور سوائے قبض روح اور جسم عنصری کے چھوڑ دینے کے اور معنوں میں نہیں آتا ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اس لفظ توفی کو بصیغہ مختلفہ اپنے پاک کلام میں خالص موت کے معنے میں فرمایا ہے اور متشابہ لفظ موت کو چھوڑ دیا ہے تاکہ حضرت عیسےٰ کی وفات میں کسی قسم کا شبہ نہ رہے لفظ توفی مختلف صیغوں سے کل چوبیس ۲۴ جگہ قرآن شریف میں آیا ہے چنانچہ منجملہ ان کے دو جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اور دو جگہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے واسطے اور سب جگہ قبض روح یعنے وفات کے معنوں میں ہے جس مقام میں حضرت عیسےٰ کے لئے اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ہے اس کے معنے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ممیتک اور فلما توفیتنی کا ترجمہ یعنے موت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بخاری شریف میں موجود ہے آپ بخاری شریف کی کتاب التفسیر کھول کر ملاحظہ فرماویں کہ دونو آیتیں جو الگ الگ سورتوں میں ہیں سورہ مائدہ کی تفسیر میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جگہ جمع کر دیا۔ اور بظاہر آیتوں سے اپنا مذہب موت مسیح علیہ السلام بیان اور ظاہر فرما دیا اور لفظ موت بھی اس حدیث صحیح سے واضح ہو گیا جس کو آپ چاہتے تھے یعنی ممیتک اسی بخاری شریف کے حاشیہ پر اسی حدیث کے متعلق یہ ہے کہ چونکہ متوفیک اور فلما توفیتنی ایک معنے میں ہیں اسی لحاظ سے حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک جگہ جمع کر دیا ہے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے کتاب مجمع البحار میں زیر لفظ حکمایہ آیا ہے کہ قال مالک مات آپ ملاحظہ فرماویں کہ جناب امام مالک رضی اللہ عنہ خیر القرون کے زمانہ کے ہیں جو موت مسیح علیہ السلام میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں متاخرین میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب فوز الکبیر تفسیر القرآن مجید میں لکھی ہے اس کے دیباچہ میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں قرآن شریف کی آیات کی تفسیر وہ لکھتا ہوں جو صحیح احادیث سے ثابت ہے جب وہ حضرت مسیح کے متعلق آیۃ انی متوفیک لکھ چکے تو اس کے معنے وہی لکھے جو صحیح حدیث ممیتک ابن عباس رضؓ سے مروی ہیں جب ہمارے پاس محکمات جو اصل کتاب حضرت باری تعالیٰ عز اسمہ ہے تو ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ متشابہات کی طرف جھکیں اور محکمات کو چھوڑ کر اسی وعید کے تحت میں آویں کہ فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ الفتنۃ۔ اس کو آپ غور سے ملاحظہ فرماویں ؛

والسلام

الـــ

خاکسار محمد سراج الحق نعمانی از سرساوہ ضلع سہارنپور

احمدیہ ڈائرکٹری

میرا مدت سے ارادہ تھا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تعلیم یافتہ اصحاب و مشاہیر کے مختصر حالات قلمبند کر کے کتابی صورت میں طبع کئے جاویں جس سے باہمی تعارف کا سلسلہ ایک دوسرے بھائی سے ہو سکے اس کے متعلق میں نے فاروق کے ذریعہ تحریک کی۔ مگر اوس پر چنداں توجہ نہ ہوئی۔ بجز دو چار دوستوں کے کسی نے اپنے پتے لکھ کر نہ بھیجے اس سے میں سمجھ گیا کہ قوم کو ابھی اسکی ضرورت کا احساس نہیں ہے آج میرے سامنے ولایت کی چھپی ہوئی ایک جنتری رکھی ہے اس میں میں نے دیکھا کہ مؤلف نے ہندوستان کے صدہا نام معہ پتہ تعلیم یافتہ اصحاب کے لکھ دئے ہیں۔ اس کو دیکھ کر پھر میرے دل میں ولولہ اٹھا کہ اگر ابھی مشاہیر سلسلہ کے حالات لکھنے کا وقت نہیں آیا تو کم از کم ایک ایسی کتاب ہی چھاپ دینی چاہئے جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لکھے پڑھے دوستوں کے نام معہ پتہ کے درج ہوں اگر اس طرف قوم کی توجہ ہوئی تو امید ہے یہ بھی ایک مفید کتاب ہوگی جس کے ذریعہ باہمی اتحاد و خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہو سکیگا۔ اس لئے خدا پر بھروسہ کر کے میں یہ نئی تحریک اپنے معزز ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ وہ اس میں میری امداد کریں جس کا طریق یہ ہوگا کہ ہر ایک تعلیم یافتہ دوست ایک نقشہ جس کا کہ ذیل میں نمونہ درج ہے پُر کر کے دفتر اخبار فاروق قادیان دارالامان میں بنام خاکسار ایڈیٹر فاروق بھیج دے۔ پھر انشاء اللہ وہ سب نام ترتیب وار یا جس طرح مناسب ہوگا درج کر کے کتابی صورت میں شائع کر دئے جائیں گے اس کتاب کے اخراجات طبع کیلئے یہ تجویز ہے کہ جو دوست اپنا نام اس میں چھپوانے کے لئے ارسال کریں وہ ساتھ ہی مبلغ ۴ آنہ اجرت برائے اندراج نام بھیجدیں۔ جو کتاب مذکور میں درج کرنے کی اجرت ہوگی اور اس طرح یہ کتاب ان کو بلا قیمت مفت بھیجی جائیگی امید ہے کہ احباب اس مفید تحریک پر بہت جلد عمل فرما کر جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے معہ موازی ۴ر کے خاکسار ایڈیٹر فاروق کے نام ارسال کر دینگے ؛

نمونہ جس کی خانہ پُری کرنی ہے :-

پورا نام۔ مفصل پتہ معہ ڈاکخانہ و ضلع۔ اس وقت کیا کام کرتے ہیں۔ کس ماہ یا سنہ میں بیعت کی۔ بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا یا نہیں۔ دینی یا دنیوی تعلیم کیا ہے۔

دو تین سطر سے زیادہ میں یہ باتیں نہ لکھی جائیں ؛

احمدیہ سکولوں کے طالبعلموں کے واسطے جو کہ بیعت شدہ ہیں یہ رعایت کی جاتی ہے۔ کہ ان سے صرف ۴ر اندراج نام کے لئے جاویں گے اور ڈائرکٹری مذکور ان کو بھی مفت ملیگی۔ ہمارے طلباء اس سے فائدہ اٹھائیں ؛

معذرت بوجہ بیماری ملازمان پریس پچھلا اخبار نہیں نکل سکا بمشکل یہ پرچہ بھی شائع ہوا ہے۔ سی طرح الحکم الفضل وغیرہ کا حال ہے۔ یہ اخبار ۱۰ر اکتوبر کو

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور اکرم قاسم علی نے فاروق منزل سے شائع کیا)